Regd L. No 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ: الفضل لاہور

الفضل لاہور

فی پرچہ ایک آنہ

یوم شنبہ — ۱۰ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۱۳ ماہ احسان ۱۳۳۳ ہش — ۱۲ جون ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۳۴

اس سال پاکستان سے سترہ ہزار اشخاص حج کے لئے جائیں گے

کراچی ۱۱ جون ۔ معلوم ہوا ہے کہ پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال پاکستان سے تیس فیصدی زیادہ اشخاص حج کے لئے جا رہے ہیں۔ اس سال حج کا ارادہ رکھنے والوں کی تعداد سترہ ہزار ہے۔ مغربی پاکستان سے ساڑھے گیارہ ہزار اشخاص حج کے لئے جائیں گے۔ کل ۳۶ ہزار درخواستیں موصول ہوئی تھیں۔ جو پچھلے سال کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھیں کراچی میں سعودی عرب کے سفارت خانے نے زائرین کی سہولت کے لئے حاجی کیمپ میں ویزا کا دفتر کھول دیا ہے۔ سعودی عرب میں پاکستانی زائرین کی سہولت کے لئے مدینہ منورہ، عرفات اور منیٰ میں پاکستانی سفارت خانے کے دفاتر کھول دیئے گئے ہیں۔ پاکستان نے جدہ، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہسپتال بھی قائم کئے ہیں جہاں حاجیوں کا مفت علاج ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کراچی ۹ جون ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل صحت یابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

اگر ترکی اور پاکستان اپنے تمام وسائل یکجا کر لیں تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کرسکتی

دونوں ممالک کا تعاون امن عالم کے لئے بہت ضروری ہے ۔ وزیر اعظم ترکی کی تقریر

انقرہ ۱۱ جون ۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان میندریز نے کہا ہے کہ اگر ترکی اور پاکستان اپنے تمام وسائل یکجا کر لیں۔ تو دنیا کی کوئی طاقت انہیں تباہ نہیں کرسکتی۔ کل انقرہ میں انہوں نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کے اعزاز میں ایک پارٹی دی۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ مجھے یقین ہے کہ ترکی اور پاکستان کی قوت اور آزادی برقرار رہنے اور دنیا میں امن کے قیام کے لئے ضروری ہے۔ کہ یہ دونوں آپس میں تعاون کریں۔ آپ نے کہا کہ پچھلے دنوں دونوں ملکوں کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے نتیجہ میں امن عالم کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی۔ مسٹر میندریز نے امید ظاہر کی۔ کہ اس علاقہ کے دوسرے ممالک بھی اس معاہدہ میں شامل ہو جائیں گے گورنر جنرل پاکستان نے مسٹر میندریز کو پاکستان آنے کی جو دعوت دی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ گورنر جنرل پاکستان کے ترکی آنے سے ہی دونوں ملکوں میں تعاون کی ٹھوس بنیاد قائم ہوئی ہے۔

مسٹر میندریز کی تقریر کے جواب میں مسٹر محمد علی نے کہا کہ موجودہ بین الاقوامی حالات کے پیش نظر کسی ملک کا الگ تھلگ رہنا یا غیر جانبدار رہنا ناممکن ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ترکی اور پاکستان جیسے ملکوں کا جن میں مذہبی، تمدنی اور ثقافتی ہم آہنگی پائی جاتی ہے متحد ہونا اور باہمی تعاون سے کام لینا ضروری ہے۔ مسٹر محمد علی نے ترکی کی شاندار ترقی پر اہل ملک کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ وہ ملک جسے کبھی یورپ کا مرد بیمار کہا جاتا تھا۔ اب دنیا کے بڑے طاقتور ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔

—— تونس ۱۱ جون تونس میں قوم پرستوں کی تحریک کے خلاف فرانسیسی حکام نے زبردست کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس سلسلہ میں دو پہاڑی علاقوں میں ۴۸ گھنٹوں کا کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ شمالی اور جنوبی اور وسطی علاقہ میں بھی نقل و حرکت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

جنیوا کانفرنس کی ناکامی کی صورت میں جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی نظام کی تشکیل ناگزیر ہوگی (کیسی)

کراچی ۱۱ جون ۔ آسٹریلیا کے وزیر خارجہ مسٹر کیسی جنیوا جاتے ہوئے آج نئی دہلی سے کراچی پہنچے۔ ہوائی اڈہ پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر جنیوا کی بات چیت ناکام ہو گئی۔ تو ایسی صورت میں جنوب مشرقی ایشیا کے لئے دفاعی نظام کی تشکیل کے لئے پوری اہمیت کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔ کیونکہ جنیوا کانفرنس کی ناکامی ایسی نہیں ہوگی جسے آسانی سے نظر انداز کیا جا سکے۔ آپ نے کہا جنیوا کانفرنس کی کامیابی یا ناکامی کا دو تین ہفتہ میں فیصلہ ہو جائے گا۔ مسٹر کیسی نے کہا۔ کہ کولمبو کانفرنس میں جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں نے ہند چینی کے بارے میں جو رائیں دی تھیں وہ خاص وزن رکھتی ہیں۔ آپ نے کہا ہند چینی کے لئے مجوزہ کمیشن میں پاکستان کو ضرور شامل کرنا چاہیئے۔ آپ اپنے قیام کراچی کے دوران میں وزیر خزانہ مسٹر محمد علی اور پاکستان کے دوسرے افسران سے بات چیت کریں گے۔ آپ کل شام جنیوا روانہ ہو گئے۔

—— کراچی ۱۱ جون حکومت پاکستان نے سوئی گیس پروجیکٹ کے لئے ۳۵۰ میل لمبی پائپ لائن کا آرڈر دے دیا ہے یہ لائن سوئی سے لے کر کراچی تک بچھائی جائے گی لائن کے راستہ میں زمین بھی حاصل کی جا رہی ہے۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی عالمی بنک کے افسروں سے بات چیت

واشنگٹن ۱۱ جون ۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کی تجویزوں کے بارہ میں کل واشنگٹن میں عالمی بنک کے افسروں سے پھر بات چیت کی۔ عالمی بنک کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اس سوال پر بات چیت کا سلسلہ جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ابھی اس سوال کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے۔ دریں اثنا عالمی بنک کے افسروں کی چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور ہندوستان کے نمائندوں سے بات چیت جاری ہے۔

لاہور کا موسم

لاہور ۱۱ جون ۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۱ و ۹ اور کم سے کم درجہ حرارت ۸۵ و ۷ رہا۔

ہند چینی میں اقوام متحدہ کے مبصر بھیجے جائیں

واشنگٹن ۱۱ جون امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو جنوب مشرقی ایشیا میں قیام امن کے مبصروں کو بھیجنے کے بارہ میں جلد فیصلہ کرنا چاہیئے۔

عراق میں گیارہ حلقوں میں دوبارہ پولنگ ہوگا

بغداد ۱۱ جون رائٹر نے خبر دی ہے کہ عراق کے عام انتخابات کے سلسلہ میں بعض بدعنوانیوں کی وجہ سے ۱۱ انتخابی حلقوں میں دوبارہ پولنگ ہوگا۔ انتخابات کے دوران میں جو ہنگامے ہوئے ان میں دس آدمی ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہوئے گیارہ حلقوں میں دوبارہ انتخابات کے فیصلہ کے بعد ایوان نمائندگان میں پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ کانسٹی ٹیوشنل یونین پارٹی باون، سوشلسٹ سولہ، نیشنلسٹ بارہ، آزاد چوالیس۔

روئی کے تاجروں کا وفد لندن روانہ ہو گیا

کراچی ۱۱ جون ۔ آج صبح کراچی سے روئی کے تاجروں کا ایک وفد لندن روانہ ہو گیا۔ اس وفد میں ۱۲ اشخاص ہیں وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر کرامت اللہ اس وفد کے لیڈر ہیں یہ وفد لنکاشائر پاکستان یونین کے ممبروں سے روئی کی تجارت کے بڑھانے کے بارہ میں بات چیت کرے گا۔

سندھ میں گندم بہت جلد خریدی جائے گی

حیدرآباد ۱۱ جون سندھ میں گیہوں جمع کرنے کے تمام منظور شدہ ایجنٹوں کو اطلاع دے دی گئی ہے کہ انہیں حکومت کے پاس گندم فروخت کرنے کے لئے زیادہ دیر تک انتظار کرنا نہیں پڑے گا۔

پرنٹر و پبلشر ۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا اور درست رکھو

عَنْ اَنَسٍؓ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:- حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی صفوں کو سیدھا اور درست کرو۔ کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کے پورا ہونے کا ایک حصہ ہے۔

آواز مسیحا کی سنی مردہ تنوں نے

جو بوجھ اٹھایا نہ پہاڑ دل کے تنوں نے
کیا بوجھ اٹھانا تھا وہ نازک بدنوں نے

شرف ان کو عطا ہوئے کیا راہبری کا
گھیرا ہے تجھے راہ میں جن راہزنوں نے

حق بات یہی ہے کہ دغا ان میں نہیں تھی
کیوں چھوڑ دیا تجھ کو ترے ہم سخنوں نے

دھوکہ تھا یہ کانوں کا نہ یہ وہم تھا میرا
آواز مسیحا کی سنی مردہ تنوں نے

جو گیت سنا میں نے وہی گیت سنا ہے
ہر وادی و کہسار نے شہروں نے بنوں نے

دل سخت ہیں لوگوں کے تو ناصید ہوا کیا
چیرے ہیں چٹانوں کے جگر کوہکنوں نے

ناہید عبدالمنان

دفتر اول کے سابقون الاولون اچھی طرح نوٹ کر لیں

بعض احباب کے ذمہ انیس سالہ حساب میں سے کچھ بقایا ہوتا ہے۔ تو مطالبہ پر یہ کہا جاتا ہے کہ میری سو فیصدی یادداشت ہے کہ میں نے ادا کیا ہے یہ درست ہے ان کی یاد ہوگی۔ مگر دفتر وکیل المال تحریک جدید تو اسبات کا پابند ہے کہ جب تک کوئی رقم خزانہ تحریک جدید میں داخل نہ ہو جائے۔ وہ اس کی وصولی اپنے رجسٹروں میں نہ دکھائے۔ اس لئے مزید پڑتال اور جدوجہد کے لئے ضروری ہوا۔ کہ بقایا دار احباب مرکزی رسید کا نمبر و تاریخ لکھیں تا صحیح پڑتال ہو۔ اگر کسی نے مقامی جماعت میں رقم دی ہے۔ تو وہ ان سے اپنی رقم کا نمبر و تاریخ معلوم کر کے لکھیں۔ کیونکہ تحریک جدید کے وعدہ کا پورا کرنا وعدہ کنندہ کی ذمہ داری پر ہے۔ نہ کہ مقامی جماعت کے کسی عہدہ دار پر۔ مقامی جماعت کے کسی عہدہ دار کی تحریر پر خواہ امیر ہو یا پریذیڈنٹ۔ یا سیکرٹری مال۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید اپنے رجسٹروں میں قطعاً وصولی کا اندراج نہیں کرے گا۔ جبتک اسے یہ ثابت نہ ہو جائے کہ فلاں رقم بقایا تحریک جدید کے حساب میں داخل ہو چکی ہے۔ اسلئے بقایا دار کو چاہیئے کہ وہ خود اپنا معاملہ صاف کر کے اپنا نام انیس سالہ فہرست میں اندراج کروائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مرکز سلسلہ میں رہائش کی غرض کیا ہونی چاہیئے؟

ایک مرتبہ کسی دوست نے عرض کی کہ وہ تجارت کے لئے قادیان آنا چاہتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ "یہ نیت ہی فاسد ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے اور اصلاح عاقبت کے خیال سے یہاں رہنا چاہیئے۔ اصل نیت یہی ہو۔ اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کے اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو تو حرج نہیں ہے۔ اصل مقصد دین ہو، نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے اور شہر موزوں نہیں؟ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہونی چاہیئے۔ پھر جو کچھ مل جائے وہ خدا کا فضل سمجھو۔" (ملفوظات ص۱۳۲ ج۷)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں، فدیہ رمضان وغیرہ

از مورخہ ۵/۵/۱۹۵۴ء تا مورخہ ۹/۵/۵۴ء

(۱)

از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

سابقہ فہرست کے بعد دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں جو رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست از مورخہ ۵/۵/۱۹۵۴ء تا مورخہ ۹/۵/۵۴ء ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ان رقوم میں جو فدیہ رمضان یا صدقہ وغیرہ کی رقوم درج ہیں۔ وہ تمام کی تمام مستحقین میں تقسیم کر دی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل و رحم سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لے کر اپنے غریب اور مستحق بھائیوں اور بہنوں اور درویشوں کے اہل و عیال کی امداد کی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کی رقوم کو قبول فرمائے۔ اور ان کے مقاصد کو پورا فرمائے اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔ (آمین)

(۱) حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رتن باغ لاہور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۲) اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عطا محمد صاحب جاکے ضلع سیالکوٹ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۱۰-۰-۰
(۳) چوہدری مدد علی صاحب ٹیرنٹ سیالائن کراچی (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۴) فیض الحق خان صاحب منجانب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۵) چوہدری عنایت اللہ صاحب بہلولپور ضلع سیالکوٹ منجانب امۃ القیوم صاحبہ (امداد درویشاں) ۔۔۔ ۲۵-۰-۰
(۶) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۳۰-۰-۰
(۷) محمودہ صاحبہ اہلیہ خواجہ محمد عبدالغنی صاحب جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۸) غلام رسول صاحب سابق درویش منجانب جماعت احمدیہ چک ۱۲ مراد دریا بہاولپور (فدیہ برائے غریب درویشاں) ۔۔۔ ۱۲-۰-۰
(۹) " " " " " " " " ۔۔۔ ۴-۸-۰
(۱۰) بیگم صاحبہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم اکٹ ڈیرہ دون حال راولپنڈی (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۱۱) اہلیہ صاحبہ قاضی حبیب الرحمٰن صاحب راولپنڈی (صدقہ) ۔۔۔ ۲۰-۰-۰
(۱۲) میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ ملتان (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۳۵-۰-۰
(۱۳) چوہدری محمد بوٹا صاحب دوکاندار ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۱۴) چوہدری غلام محمد صاحب بی۔ اے ربوہ " ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۱۵) اہلیہ صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب حال افریقہ " ۔۔۔ ۱۵-۰-۰
(۱۶) مرزا برکت علی صاحب معرفت مرزا شبیر احمد صاحب گوالمنڈی راولپنڈی (فدیہ رمضان) ۔۔۔ ۴۰-۰-۰
(۱۷) محمد احمد صاحب انور تعلیم الاسلام کالج لاہور (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۔۔۔ ۵-۰-۰

(باقی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ احسان ۱۳۳۱ھش

امریکی امداد اور بعض اخبارات

انگریزی روزنامہ "پاکستان ٹائمز" اور اردو روزنامہ "امروز" شروع ہی سے پاکستان کے لئے امریکی امداد کے مخالف ہیں۔ عام طور پر یہ خیال ہے۔ کہ یہ دونوں روزنامے کمیونزم کے حامی ہیں۔ اور یہ بھی عام طور پر مشہور ہے۔ کہ ان اخبارات کے مالک میاں افتخار الدین بھی اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو ان اخبارات کا امریکی امداد کی مخالفت کرنے کے لئے دوسری وجوہات کے علاوہ ایک یہ وجہ جواز بھی واضح ہے۔ اگر یہ روزنامے اشتراکیت سے متاثر ہیں۔ تو ان کا امریکی امداد کی مخالفت کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ امریکہ اشتراکیت کا دشمن ہے۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اسے دنیا سے نہس نہس کردے۔ ظاہر ہے کہ جو لوگ اشتراکیت سے متاثر ہیں۔ قدرتاً امریکہ کے دوست نہیں ہوسکتے۔ اور جہاں جہاں امریکہ اپنا تعلق پیدا کرے گا۔ ان کے نزدیک وہاں وہاں اشتراکیت کی مخالفت ہوگی۔ اس لئے پاکستان کا امریکی امداد قبول کرنا ان کے لئے باعث مسرت نہیں ہوسکتا۔ اور ان کی مخالفت سمجھ میں آسکتی ہے۔ بشرطیکہ یہ درست ہو۔ کہ یہ روزنامے واقعی اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔

خواہ یہ جرائد اشتراکی رجحانات رکھتے ہوں۔ یا نہ رکھتے ہوں۔ اور اپنی مخالفت کے لئے کچھ دلائل دیتے ہوں۔ تو ملک کے ہر بہی خواہ کا یہ فرض ہے۔ کہ ان دلائل پر غور کرے۔ اور اگر وہ دلائل اچھے ہوں۔ تو اس بات کو نظر انداز کردیا جائے۔ کہ دلائل دینے والا کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھا جائے۔ کہ جو کچھ اس نے کہا ہے۔ صحیح اور مفید ہے یا نہیں۔ کیونکہ اصل چیز تو کسی بات کی افادیت ہے۔ مگر اسی کا منبع کیا ہے۔ کہتے ہیں نصیحت اگر دیوار پر بھی لکھی ہو۔ تو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس لئے ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہیں۔ جو محض مخالفت برائے مخالفت کرتے ہیں اور یہ سمجھ کر کہ یہ جرائد چونکہ اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کی رائے جانبدارانہ ہے۔ اور بغیر رائے کے حسن و قبح پر غور کئے اسی کو رد کر دینا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر مخالفانہ تنقید کسی ایسی جانب سے ہو۔ جس کے متعلق معاندانہ رویہ کا یقین ہو۔ تو بعض اوقات ہمیں اپنے فیصلے میں ایسے نقائص معلوم ہو جاتے ہیں۔ جو دوستانہ مدحت سرائی سے حاصل نہیں ہوتے۔

اس لئے اگر یہ مان بھی لیا جائے۔ کہ واقعی یہ جرائد اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔ اور ان کا امریکی امداد کی مخالفت کرنا امریکہ دشمنی کی وجہ سے ہے۔ اور وہ نہیں چاہتے۔ کہ پاکستان اور امریکہ کے دوستانہ تعلقات قائم ہوں۔ کیونکہ ان کی خواہش یہ ہے۔ کہ پاکستان اگر اشتراکی روس کے ساتھ نہ ملے۔ تو کم از کم اس کے خلاف بھی نہ ہو۔ تو یہ خواہش ان کے نظریاتی ایمان تک جائز سمجھی جائیگی۔ اور اگر پاکستان اشتراکی جراثیم کا قلع قمع چاہتا ہے۔ تو اشتراکیت کے ساتھ ان جرائد کی رائے بھی۔ اگر برا اثر رکھتی ہے۔ خود بخود ختم ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ہم جو مزید عرض یہاں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ابھی چند ہی دن بھی نہیں ہوئے۔ کہ یہی جرائد جماعت اسلامی پر یہ الزام لگا رہے تھے۔ کہ وہ امریکی امداد کی اس لئے حمایت کر رہی ہے۔ کہ اس کا اور مسلم لیگ کا کوئی شریفانہ سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ جس کے متعلق امروز اور تسنیم میں کافی مباحثہ ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کہا جاتا رہا ہے۔ کہ مودودی صاحب کی رہائی اسی وجہ سے ہونے والی ہے۔ کہ دونوں میں شریفانہ سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ یا ہو رہا ہے۔

ہمیں نہ تو اس امر سے کوئی دلچسپی ہے۔ اور نہ علم ہے کہ اصل بات کیا تھی۔ یا کیا ہے۔ مگر یہ حقیقت ہے۔ کہ مودودی صاحب ابھی تک رہا نہیں ہوئے۔ اور جماعت اسلامی نے ان کی رہائی کے لئے مظاہروں اور مطالبوں کی مہم پہلے سے بھی بہت زیادہ تیز کردی ہے۔ ساتھ ہی یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے ایک قرار داد حال ہی میں پاس کی ہے۔ جس میں امریکی فوجی امداد کی سختی سے مذمت کی ہے۔

قدرتاً یہ امر "امروز" وغیرہ جرائد کے لئے جن پر جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ یہ الزام ہے۔ کہ وہ اشتراکی رجحانات رکھتے ہیں۔ اور جو شروع ہی سے امریکی فوجی امداد کے مخالف چلے آئے ہیں۔ باعث اطمینان اور وجہ مسرت ہونا چاہیئے۔ ضرور ہوا بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ امروز نے اپنی اشاعت ۱۲ رجون ۱۹۵۴ء میں جماعت اسلامی کی اس تبدیلی رائے کا بڑی مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے۔ اور اپنے اداریہ میں وہ وجوہات بھی درج کردی ہیں۔ جن کی بنا پر جماعت اسلامی کی مجلس شوریٰ نے امریکی امداد کو پاکستان کے لئے نقصان دہ اور مضر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

اس ضمن میں معاصر "امروز" نے مسلم لیگی حلقوں کے فائدہ کے لئے ایک بڑی دلچسپ دلیل بھی اپنے اداریہ کے آخر میں بڑھا دی ہے جو یہ ہے:۔

"مسلم لیگی حلقوں کو امریکی فوجی امداد کے معاہدہ پر غور کرتے وقت یہ بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جماعت اسلامی ان جماعتوں میں شامل ہے۔ جن سے وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں کے خیال میں مسلم لیگ کا متحدہ محاذ قائم ہو سکتا ہے"۔

ملک صاحب کا یہ خیال درست ہے یا نہیں یا ملک صاحب نے ایسا کن حالات کے پیش نظر فرمایا تھا۔ اس سے ہمیں تعلق نہیں۔ مگر جو کچھ انہوں نے فرمایا تھا۔ وہ اشتراکیت کے قلع قمع کے پیش نظر فرمایا تھا۔ اور جماعت اسلامی کے ساتھ مسلم لیگ کا متحدہ محاذ بن سکتا ہے یا نہیں۔ وہ روزنامہ "تسنیم" کے مطالعہ سے واضح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اپنی اشاعت ۱۲ رجون ۱۹۵۴ء میں ہی اپنے اداریہ میں "ذمہ دار کون"؟ کے زیر عنوان تسنیم لکھتا ہے:۔

"جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ نے مشرقی بنگال کی صورت حال کے متعلق جو قرار داد منظور کی ہے۔ اس پر اگر گذشتہ سات برس کی پوری تاریخ کو سامنے رکھ کر دیانتداری اور غیر جانبداری کے ساتھ غور کیا جائے۔ تو ہر شخص اسی نتیجے پر پہنچے گا۔ کہ مجلس شوریٰ نے اسی قرار داد میں علامات کا بالکل صحیح تجزیہ کیا ہے۔ اور برسر اقتدار گروہ پر ان حالات کی ذمہ داری بجا طور پر ڈالی ہے۔ اور اب ان حالات کو بدلنے کے لئے واقعتہً اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ کہ مسلم لیگی قیادت کے ہاتھوں سے زمام اقتدار لے لی جائے۔

. . . .

جماعت اسلامی کا یہ فتویٰ عین حق و صواب ہے۔ کہ اب اس کے سوا کوئی حل باقی نہیں ہے۔ کہ اس ملک کو ناعاقبت اندیش مسلم لیگی اقتدار سے نجات دلانے کی جدوجہد کی جائے۔" (تسنیم ۱۲ رجون ۱۹۵۴ء)

ہمیں امید ہے۔ کہ ان الفاظ کے بعد معاصر امروز ضرور محسوس کرے گا۔ کہ اس کی مندرجہ بالا دلیل کا اب کم از کم مسلم لیگیوں پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ اور مسلم لیگ ضرور محسوس کرے گی۔ کہ اشتراکیت اور جماعت اسلامی مسلم لیگ کو ہٹانے اور فوجی امداد کی مذمت میں ہمنوا ہیں۔ اور دونوں کا مسلم لیگ سے اتحاد یکساں طور پر بعید از قیاس ہے۔ بقول کپلنگ

"مشرق مشرق ہے اور مغرب مغرب
اور دونوں کبھی مل نہیں سکیں گے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور ان سے استفادہ

احباب جماعت پر یہ امر واضح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں جس صورت میں اسلام کو پیش کیا گیا ہے۔ وہی صحیح صورت اسلام کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا۔ "لو کان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجل من ھٰؤلاء" (بخاری) کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا گیا ہوگا۔ تو فارسیوں میں سے ایک شخص آکر اسے دوبارہ دنیا میں قائم کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اربعین اور تحفہ گولڑویہ میں ثابت کیا ہے۔ کہ وہ رجل فارس آپ ہی ہیں۔ اور آپ کے ذریعہ ہی اسلام کو ترقی ہوگی۔ پس صحیح اسلام کو معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو حاصل کیا جائے۔ اور استفادہ کیا جائے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے لئے پوری جدوجہد کریں۔ کہ احباب جماعت خرید کرکے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن احمدیہ کا شعبہ تالیف و تصنیف جس کے انچارج مولوی جلال الدین صاحب شمس ہیں۔ سے کتب دستیاب ہوسکتی ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اعلان گمشدہ رسید بک

ایک مجلد رسید بک ۴۰۲ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ جو کہ رسید ۱ تا ۳۲ استعمال شدہ ہے۔ جماعت ننکانہ سے گم ہوگئی ہے۔ لہٰذا کوئی دوست اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ (ناظر بیت المال)

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کے بد نتائج

مسلمان علماء کی طرف سے عیسائیت کی تائید اور اس کی فوقیت کا اعتراف

ہمہ عیسائیاں را از مقالے خود مدد دادند ؛ دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میّت را

(گذشتہ سے پیوستہ) —— محمد شفیع اشرف ——

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اپنی کتاب "سیف چشتیائی" کے صفحہ ۹۴ پر رقمطراز ہیں کہ

"اس بات پر کل امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ عیسےٰ بن مریم بعینہ نہ بمثیلہ کما اخترعہ القادیانی آسمان سے بحسب پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اتریںگے اور ظاہر ہے کہ نزول جسمی بعینہ بغیر اس کے کہ رفع جسمی بحالت زندگی مانا جاوے ممکن نہیں۔ لہٰذا بڑے زور سے ہم کہتے ہیں کہ کل امت کا جیسے کہ نزول مذکور پر اجماع ہے ایسا ہی حیات مسیح عند الرفع پر بھی یعنے آسمان کی طرف اٹھایا جانے کے وقت مسیح کی حیات پر سب کا اتفاق ہے بحکم مقدمہ مذکورہ کہ نزول فرع ہے رفع کی۔ رہا یہ کہ قبل از رفع بھی مسیح زندہ رہا کما ھو مذھب الجمھور یا وفات پا کر بعد از اں اٹھانے کے وقت زندہ کیا گیا ہو کما ھو مذھب النصاریٰ و بعض اھل الاسلام مثل مالک رحمہ اللہ سو یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے اس پر اجماع نہیں کیونکہ امام مالکؒ وفات کے قائل ہیں۔ نصاریٰ کا قول بحیات المسیح بعد وفاتہ تو ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور مالکؒ کا قائل ہونا بحیات المسیح عند الرفع ان کے بڑے بڑے معتبروں معتقدوں کی تصریحات سے پایا جاتا ہے۔ ورنہ معتقدین امام مالک اپنے امام سے علیحدہ نہ ہوتے۔ اور برتقدیر علیحدہ ہونے کے نزول جسمی کو جو فرع ہے رفع جسمی بعینہ کی مجمع علیہ کل امت مرحومہ کا نہ لکھتے ..... اس تقریر سے واضح ہوا کہ مسئلہ نزول کی طرح حیات مسیح پر بھی اجماع ہے۔ کل اہل اسلام اس پر متفق ہیں بلکہ نصاریٰ بھی اس میں مسلمانوں سے الگ نہیں۔"

(سیف چشتیائی ص ۹۴)

پھر یہی مصنف اپنی ایک دوسری کتاب "شمس الہدایہ" کے ص ۸ پر لکھتے ہیں:

"آیت کریمہ وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ نص صریح ہے رفع جسمی میں۔"

مولوی محمد مسلم صاحب عثمانی دیوبندی اپنی کتاب "مسلم پاکٹ بک" میں جس کی تعریف مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی نے بھی کی ہے۔ لکھتے ہیں:

"مسلمان اور نصاریٰ کا ان دو باتوں پر اتفاق ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام جسد عنصری کے ساتھ اس وقت زندہ آسمان پر موجود ہیں۔"

(مسلم پاکٹ بک صفحہ ۹)

یہی مولوی محمد مسلم صاحب عثمانی دیوبندی جو مناظر اسلام بھی کہلاتے ہیں اپنی اسی کتاب کے ص ۱۳۱ پر لکھتے ہیں:

"مسلمانوں کا عقیدہ حیات مسیح اور رفع جسمانی اور نزول آسمانی کے متعلق آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ کثیرہ متواترہ اور اجماع امت پر مبنی ہے۔"

مولوی حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی اپنی کتاب قصص القرآن جلد ۲ ص ۲۴۷ میں لکھتے ہیں

"قرآن عزیز نے جس معجزانہ اختصار کے ساتھ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے رفع سماوی حیات امروز اور علامت قیامت بن کر نزول من السماء کے متعلق تصریحات کی ہیں صحیح ذخیرہ احادیث نبوی میں ان آیات ہی کی تفصیلات بیان کر کے ان حقائق کو روشن کیا گیا ہے۔"

یہی مصنف اپنی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:

"سورۂ آل عمران۔ مائدہ اور نساء کی زیر بحث آیات سے یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ (علیہ السلام) کے متعلق حکمت الٰہی کا یہی فیصلہ صادر ہوا۔ کہ ان کو بقید حیات ملا اعلےٰ کی جانب اٹھا لیا جائے۔ اور دشمنوں اور کا نزول سے محفوظ اٹھا لئے گئے۔ لیکن قرآن نے اس مسئلہ میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ حسب موقعہ ان کی حیات امروزہ پر نصوص قطعیہ کے ذریعہ متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے۔ اور ان مقامات میں اس جانب بھی اشارات کئے ہیں کہ حضرت مسیح کی حیات طویل اور ان کے رفع الی السماء میں کیا حکمت مستور تھی۔"

(قصص القرآن جلد ۴ ص ۱۳۸)

مسلم پاکٹ بک کے مصنف مولوی محمد مسلم صاحب دیوبندی عثمانی لکھتے ہیں:-

"اگر رفع درجات سے وہ رفعت اور بلندی مرتبہ کی مراد ہے۔ جو مقبول بارگاہ الٰہی اور نبی ہونے کی وجہ سے حاصل ہے۔ تو ایسی رفعت ان کو سلام علی یوم ولدت اور ایدناہ بروح القدس وغیرہ کی وجہ سے پہلے ہی حاصل ہے۔ وعدہ کی جگہ حاصل شدہ چیز کا وعدہ کرنا بے محل اور تحصیل حاصل ہے۔ پھر اس میں عیسےٰ علیہ السلام کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ایسی رفعت اور بزرگی تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی حاصل ہے۔ خاص طور پر حضرت عیسےٰ کو مخاطب بنانا۔ اور ان سے اس امر کا وعدہ کرنا بتا رہا ہے۔ کہ اس رفع سے کسی خاص قسم کا رفع مراد ہے۔ اور اگر شرف نبوت سے زیادہ رفع درجات عطا کرنے کا وعدہ کرنا مراد ہے۔ تو وہ بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ آیت ورفع بعضھم درجات واتینا عیسےٰ بن مریم البینات میں اتینا کا عطف رفع درجات پر کیا گیا ہے۔ اور عطف مغائرت کو چاہتا ہے۔ اس لئے جو کچھ عیسےٰ کو دیا گیا وہ رفع درجات کے علاوہ ہے۔" ص ۹۸، ۹۹

سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی بانی و امیر جماعت اسلامی پاکستان نے گذشتہ سال فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے سامنے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات کے متعلق جب اپنا بیان دیا تو بڑے وثوق سے کہا کہ

"جو کچھ احادیث سے ثابت ہے اور جس پر امت کا اجماع ہے۔ وہ کسی مثیل مسیح کی "پیدائش" نہیں ہے۔ بلکہ عیسےٰ ابن مریم کا نزول ہے۔ تمام احادیث بلا استثناء اس امر کی تصریح کرتی ہیں کہ آنے والے وہی ہیں۔ کسی حدیث میں عیسےٰ کسی میں ابن مریم کسی میں مسیح ابن مریم اور کسی میں عیسےٰ ابن مریم کے الفاظ ہیں۔ ظاہر ہے کہ عیسےٰ ابن مریم ایک شخص خاص کا ذاتی نام ہے۔ اور اس کے نزول کی خبر لامحالہ اسی کی ذات کے نزول کی خبر ہی ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی اس خبر کو قبول کرے۔ تو اسے یہ قبول کرنا ہوگا کہ وہی شخص دوبارہ آئیگا جو اب سے دو ہزار برس پہلے بنی اسرائیل میں مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہوا تھا۔"

(زمیندار مورخہ ۵ مئی ۱۹۵۴ء ص ۳)

عیسائی پادریوں کو بھی اس امر کا پورا پورا احساس تھا کہ مسلمان علماء حیات مسیح کے عقیدہ کو تسلیم کر کے عیسائیت کی تقویت کا موجب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دین کے فروغ و اشاعت کے لئے اس حربہ کو نہایت ہوشیاری اور چابکدستی سے استعمال کیا۔ اور خاص طور پر جب بھی کوئی اللہ کا بندہ اسلام کی زندگی کے لئے مسیح کی وفات ثابت کرنے کو اٹھا۔ تو انہی علماء کی تحریرات کو عیسائیوں نے صرف اپنے دفاع کے طور پر استعمال کیا۔ بلکہ اس اللہ کے بندے کے خلاف ان سے جارحانہ حملوں کا بھی کام لیا۔ یہ حملے کس نوعیت اور کیفیت کے تھے۔ ان کا ذرا سا اندازہ پادری بوتال کے ذیل کے حوالے سے ہو سکتا ہے۔

"قرآن اور احادیث محمدیہ کا بڑا عنصر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی ہے۔ قیامت اور آخری عدالت کا سارا معاملہ محمدی ایمان کی رو سے بھی مسیح کی دوسری آمد سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ اس اعتقاد کی آڑ لے کر مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو بڑے تپاک سے دعوت دی کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

مسیح ناصری کے مثیل بننے کے علاوہ مرزا قادیانی نے یسوع مسیح ناصری کی ہتک اور توہین اور تحقیر کرنے میں ساوے زمانوں کے مخالفان مسیح اور سارے ملحدوں اور دہریوں کے ریکارڈ مات کر دیئے۔ اس بے باکی اور دریدہ دہنی کی وجہ سے ساری دنیا کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال، مفتری اور کذاب اور دشمن اسلام قرار دیکر اسے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ اور سب مسلمانوں نے متفق ہو کر قادیانی جسارت کے خلاف فتوے دیکر اس حقیقت کا اعلانیہ اقرار کیا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے۔ اور وہی آخر قرب قیامت حقیقی اور لفظی نزول کرینگے اور دنیا کے سارے مسلمانوں نے اس اعتقاد کی تائید میں دفتر کے دفتر

معلومات عامہ

کومٹ طیارے

یکے بعد دیگرے تین چار حادثوں کے بعد برطانوی کمپنی نے اپنے کومٹ طیاروں کی پرواز پر پابندی لگا دی ہے۔ کیونکہ ان حادثات میں ایک سو سے زائد مسافر اور ہوا باز ہلاک ہوئے ہیں۔ ان حادثات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا، کہ کومٹ طیارے ابھی تک میعادِ تکمیل تک نہیں پہنچے۔ اس لئے مزید پڑتال تک ان کی پرواز جاری نہیں رہنی چاہیئے۔

سب سے پہلا کومٹ ۲ رمئی ۱۹۵۲ء کو لندن کے ہوائی اڈے سے جوہیمبرگ جانے کے لئے مائل پرواز ہوا اسے ہوا بازی میں ایک حیرت انگیز ایجاد قرار دیا گیا۔ دنیا کے سبھی اخبارات میں اس پر مختلف مضامین لکھے گئے۔ اور اس خیال کا اظہار کیا گیا۔ کہ عنقریب فضائی سفر بہت آسان ہو جائیگا۔ لندن کے ایک وقائع نگار نے کومٹ میں سفر کر کے لندن سے روم کا فاصلہ دو گھنٹوں میں طے کیا۔ روم میں لنچ کھایا۔ اور ایک کومٹ کے ذریعہ شام کی چائے لندن واپس آکر پی۔

کومٹ طیاروں کا آغاز بے حد روشن تھا۔ جو لوگ اس سے پیشتر ہوائی سفر سے گھبراتے تھے۔ وہ کومٹ طیاروں کی بدولت اس میں خاص کشش محسوس کرنے لگے۔ اور ہوائی سفر کو دوسرے ذرائع نقل و حمل پر ترجیح دی جانے لگی۔ کاروباری لوگوں کے لئے ہوائی سفر بہت زیادہ مفید ہوتا ہے۔ جٹ طیاروں کی ایجاد سے کاروباری دنیا میں خاص طور پر بہت خوشی کا اظہار کیا گیا۔

ابھی جٹ طیاروں کی تعریف و توصیف کا سلسلہ جاری تھا۔ کہ ۲۶ ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کو روم کے ہوائی اڈے پر ایک جٹ طیارہ اڑنے کے فوراً بعد گر کر پاش پاش ہو گیا۔ یہ بہت بڑا حادثہ تھا۔ لیکن حادثہ کی تحقیقات کے بعد کمیشن نے یہ رپورٹ پیش کی۔ کہ حادثہ ہوا باز کی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا۔ وہ لوگ جو اس حادثہ کی وجہ سے جٹ طیاروں کے مستقبل سے مایوس ہو گئے تھے۔ اس رپورٹ کے بعد مطمئن ہو گئے۔ اور مزید پانچ ماہ تک کومٹ طیارے بڑی شان و شوکت کے ساتھ پرواز کرتے رہے۔ پانچ ماہ کے بعد کراچی کے ہوائی اڈے پر ایک کومٹ طیارے کو مہلک حادثہ پیش آیا۔ اس بار پھر کومٹ ہوائی اڈے سے پرواز کرنے کے فوراً بعد گر کر تباہ ہو گیا۔ اس طیارہ کو چلانے والا ایک بہترین ہوا باز تھا۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ کہ حادثہ ہوا باز کی غلطی سے ہوا ہے اس حادثہ کے بعد اس خدشہ کا اظہار کیا گیا۔ کہ کومٹ طیاروں میں کوئی نہ کوئی مضمر خرابی ضرور ہے۔ ابھی اس مسئلہ پر غور و خوض ہو رہا تھا۔ کہ کلکتہ سے بی۔ او۔ اے۔ سی کے ایک اور کومٹ طیارے کے تباہ ہونے کی خبر ملی۔ اس حادثہ میں ۴۳ مسافر ہلاک ہوئے۔ چند دنوں کے بعد فرانسیسی ایرلائن کا ایک کومٹ طیارہ افریقہ کے ایک ہوائی اڈے پر گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثہ میں کوئی مسافر تو ہلاک نہ ہوا۔ لیکن اس سے کومٹ طیاروں کی شہرت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔ حادثات کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پانچواں حادثہ پہلے حادثات سے بہت زیادہ خوفناک اور مختلف تھا۔ اس حادثہ کا شکار ہونے والا کومٹ روم کے ہوائی اڈے سے پرواز کرنے کے بعد آدھ گھنٹہ تک بالکل ٹھیک حالت میں کام کرتا رہا۔ لیکن مونٹی کرسٹو اور البا کے درمیان یہ اچانک ایک دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ اور آن کی آن میں مکمل طور پر تباہ ہو کر سمندر میں گر گیا۔ اس حادثہ کے بعد یہ بات یقینی ہو گئی۔ کہ کومٹ میں کوئی نہ کوئی خرابی ضرور ہے اس خرابی کا پتہ لگانے کے لئے برطانیہ کے فنی ماہرین نے باقاعدہ تحقیقات شروع کر دی۔

اس سے پیشتر یہ انکشاف کیا گیا تھا۔ کہ کومٹ اور دوسرے ہلکی قسم کے طیاروں میں یہ فرق ہے۔ کہ پرواز کے وقت عام طیاروں کے پروں پر ہوا کا دباؤ بہت کم ہوتا ہے۔ لیکن جٹ طیارے چونکہ بڑی تیزی کے ساتھ اٹھتے ہیں۔ اس لئے ان کے پروں پر ہوا کا دباؤ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ بعض اوقات پرواز کرنے سے پیشتر ہی تباہ ہو جاتے ہیں۔ ابتدائی حادثات کی وجہ یقیناً یہی تھی۔

جٹ طیاروں میں ایک اور بہت بڑا نقص یہ ہے کہ ان کو روکنا بہت مشکل ہے۔ عام طیاروں کی رفتار تیز نہیں ہوتی۔ اس لئے ہوا بازوں کو انہیں بریک لگا کر روکنے میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ان کے مقابلے میں کومٹ طیارے بہت تیز رفتاری کے ساتھ چڑھتے اور اترتے ہیں۔ اس لئے ان کو روکنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

کومٹ طیاروں کے حادثات کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہیں بہت بلندی پر پرواز کرنا پڑتا ہے زیادہ بلندی پر پرواز کرنے کی وجہ سے ان پر ہوا کا دباؤ بہت بڑھ جاتا ہے جب اسے موڑنا مقصود ہو ۳

۳ تو ہوا کا یہ دباؤ اس کے لئے ایک بہت بڑی مشکل بن جاتا ہے۔ اور حادثہ کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ مونٹی کرسٹو اور البا کے درمیان پیش آنے والے حادثہ کی وجہ یہی تھی۔ ماہرین اس مشکل کو آسان کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ اور امید ہے۔ کہ آئندہ کومٹ اس قسم کی دھات سے تیار کئے جائیں گے جس پر ہوا کا دباؤ بہت کم ہو۔

ان تمام مشکلات اور حادثات کے باوجود کومٹ طیاروں کا مستقبل بہت روشن ہے ماہرین نئی قسم کے کومٹ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جو پہلے کومٹ طیاروں کی خامیوں سے پاک ہوں گے۔ یہ کومٹ زیادہ بڑے ہوں گے۔

گولڈ کوسٹ میں دوسرا جنرل الیکشن

(از مکرم قریشی محمد افضل صاحب گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ)

تمام برٹش مقبوضات میں گولڈ کوسٹ نمایاں طور پر آزادی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ برٹش گورنمنٹ گولڈ کوسٹ کی اس ترقی پر نازاں ہے۔ اور تمام کالونیز کے لئے اس کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔ اور اب تو یہ فیصلہ شدہ حقیقت ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ ۱۹۵۵ء میں مکمل داخلی آزادی حاصل کر لے گا

آج سے تین سال پہلے گولڈ کوسٹ میں سب سے پہلا الیکشن ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں C.P.P (کنونشن پیپلز پارٹی) کو بھاری اکثریت حاصل ہوئی۔ اور گورنر نے پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر کوامے کروما کو قلمدانِ حکومت پیش کیا۔ جس کے بعد سے خود ڈاکٹر کروما وزیر اعظم و اس کے ساتھی وزارتوں کو سنبھالے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر کروما کی حکومت نے ملک میں تعلیم کی طرف کافی توجہ دی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ملک کے گوشہ گوشہ میں پرائمری اور مڈل سکول قائم ہو رہے ہیں۔ جو سب کے سب بلا استثناء عیسائی مشنوں کے ماتحت ہیں۔ لیکن اخراجات کی ذمہ داری ساری کی ساری حکومت پر ہے۔ اس وقت ملک کی مجموعی آمد کا ایک چوتھائی تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے۔ گولڈ کوسٹ کی آبادی ۴۵ لاکھ ہے۔ جن میں سے ایک چوتھائی یعنی ۹ لاکھ کے قریب مسلمان ہیں۔ تقریباً اتنے ہی عیسائی ہیں۔ اور باقی سب مشرک ہیں۔ اس کے باوجود بیرونی دنیا میں یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ گولڈ کوسٹ عیسائی ملک ہے۔ محض اس سبب سے کہ تعلیم ساری کی ساری عیسائی مشنوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور عیسائی ہی حکومت کے تمام اداروں پر چھائے ہوئے ہیں۔ پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر کروما نے الیکشن سے پیشتر مسلمانوں کی رعایت اور ان کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ان سے متعدد وعدے کئے۔ جو سب کے سب ابھی تک تشنۂ تکمیل ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بیشتر مسلمان اب اس پارٹی سے مایوس ہو رہے ہیں۔

سارے گولڈ کوسٹ میں جماعت احمدیہ کا تعلیمی ادارہ ہی واحد اسلامی ادارہ ہے۔ جو مسلمانوں کے وقار کو قائم کئے ہوئے ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے زیر اہتمام ایک تعلیم الاسلام کالج۔ دو تعلیم الاسلام مڈل سکول۔ سات تعلیم الاسلام پرائمری سکول۔ اور دو عربی سکول ملک کے گوشہ گوشہ میں اسلامی تعلیم کے مراکز ہیں۔ تعلیم کے علاوہ اس حکومت نے سڑکوں کی تعمیر شفا خانوں کے قیام۔ پانی کی سپلائی وغیرہ کاموں میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔ پانی کا مسئلہ اس ملک میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ اس وقت چند گنتی کے بڑے بڑے شہر ہیں۔ جہاں پمپ کے ذریعہ صاف پانی سپلائی ہوتا ہے۔ ورنہ سارا ملک ندی نالوں کا پانی استعمال کرتا ہے۔ اس لئے نہ صرف حکومت بلکہ مختلف شہروں اور قصبوں کے لوگ امداد باہمی کے اصول پر پانی سپلائی کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ رفاہ عمل کے اصول پر یہاں کے شہروں اور قصبوں نے قابل رشک کام کیا ہے۔ کئی ایک قصبوں کے لوگوں نے خود وقار عمل کر کے سڑک تیار کی۔ اور اپنے قصبہ کو بڑی سڑک سے ملا لیا۔ اسی طرح کئی ایک گاؤں والوں نے اپنے ہاتھ سے سکول اور مدارس تعمیر کئے ہیں۔

الغرض اس حکومت نے عوام میں ایک جذبہ پیدا اور آزادی کی روح پیدا کر دی ہے۔ ان کا نعرہ ہی Freedom یعنی آزادی ہے۔ جہاں جہاں سے ان کی پراپیگنڈا کی کارگذاری ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچوں تک آزادی کا نعرہ لگاتے ہیں۔

ابتداء میں ہمیشہ بنیادی کاموں کی وجہ سے اول ترین حکومت کو سستی شہرت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ڈاکٹر کروما کی شہرت اور لیاقت کا سکہ بٹھانے کا موجب ہوئی۔ لیکن اس حکومت کے بعض ارکان پر بددیانتی۔ رشوت اور ناجائز دباؤ ڈالنے کے مقدمات چلے۔ جس کے باعث پارٹی کو وہ وقار حاصل نہیں رہا۔ جو آج سے تین سال پہلے حاصل تھا۔ تاہم اب بھی یہی پارٹی اس ملک کی لیڈنگ پارٹی شمار ہوتی ہے۔ گولڈ کوسٹ کا دوسرا جنرل الیکشن ۱۰ جون ۱۹۵۴ء کو ہو رہا ہے جس کے لئے آجکل سارے ملک میں ایک شور برپا ہے۔ جگہ جگہ جلسے اور جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ بڑے بڑے پوسٹر چسپاں ہو رہے ہیں۔ پراپیگنڈا کرنے والی کاریں لاؤڈ سپیکر لگائے ہوئے شہروں اور دیہات میں چکر لگا رہی ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

احرار لیڈر جس قسم کی مکروہ تقریریں کر رہے ہیں۔ اِن سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑ رہا ہے

مجھے روز بروز یقین ہوتا جا رہا ہے کہ احرار کا مقصد آئندہ انتخاب کے لئے میدان ہموار کرنا ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ :۔ (گذشتہ سے پیوستہ)

یہ مقدمہ مسٹر انور علی کے پیش ہوا۔ جنہوں نے ۱۸ دسمبر ۱۹۵۲ء کو مندرجہ ذیل نوٹ چڑھایا :۔

(۱) میں نے حکومت کو سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ایک سابقہ تقریر سے مطلع کیا تھا۔ جو انہوں نے لائلپور میں کی تھی۔ اور جس میں انہوں نے ملکہ وکٹوریہ کے خلاف نازیبا اور ناشائستہ الفاظ استعمال کئے تھے شجاع آباد میں انہوں نے پھر ملکہ وکٹوریہ کا ذکر نہایت مکروہ اور تہذیب سے گرے ہوئے الفاظ میں کیا ہے

(۲) محمد علی جالندہری اس حد تک پہنچ گئے کہ انہوں نے احمدیت کے بانی کو اُلّو کا پٹھا بتایا۔ اگر احمدی اس قسم کے الفاظ سے برہم ہو کر مشتعل ہو جائیں تو کیا ہم انہیں مورد الزام ٹھہرا سکتے ہیں۔ اگر وہ بےقابو ہو کر کچھ کر گذریں تو احرار احمدیوں کے خلاف اپنی انتقامی سرگرمیوں کو اور تیز کر دیں گے۔ ہر ایک ایسا واقعہ تلخی کو بڑھائے گا ......

اور یہ شیطانی چکر کسی طرح ختم نہیں ہوگا۔

(۳) حکومت کو چاہیئے کہ وہ احرار لیڈروں بالخصوص سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور محمد علی جالندہری کو ایک دفعہ پھر متنبہ کرے۔ حکومت کو اس طرح کی مکروہ تقریروں کی اجازت نہیں دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس سے عوام کے اخلاق پر بُرا اثر پڑ رہا ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ ان دونوں لیڈروں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ لیکن چونکہ مرکزی حکومت احرار کے متعلق اپنی پالیسی کی وضاحت سے اجتناب کر رہی ہے اور حکومت پنجاب کوئی یکطرفہ کارروائی نہیں کر سکتی اس لئے میری رائے یہ ہے۔ کہ ہوم سیکرٹری یا چیف سیکرٹری وارننگ جاری کر دیں۔

(۴) مجھے روز بروز یقین ہوتا جا رہا ہے۔ کہ احرار اسلام پاکستان کی بہتری کے لئے کام نہیں کر رہے ان کا مقصد آئندہ انتخاب کے لئے میدان ہموار کرنا ہے۔ تاکہ وہ اس موقعہ پر مسلم لیگ کے خلاف یا مسلم لیگ کے اندر ایک واضح گروپ کی حیثیت سے میدان میں نکل سکیں۔

ہوم سیکرٹری نے اس کیس کو وزیر اعلیٰ کی اطلاع کے لئے پیش کرنے کی غرض سے نوٹ چڑھایا۔ اور یہ لکھا کہ اس پورے مسئلہ پر غور و بحث کے لئے افسروں کی کانفرنس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جب فائیل مسٹر انور علی کے پاس پہنچی۔ تو انہوں نے ایس۔ پی (سی۔ آئی۔ ڈی) اور ایس۔ پی (ڈی۔ بی) کو ہدایت کی۔ وہ ان سے بات چیت کر کے ان نکات کی ایک فہرست تیار کر لیں۔ جو افسروں کی متوقع کانفرنس میں کئے جائیں گے۔ اس کی تعمیل میں مسٹر نذیر احمد ایس۔ پی۔ سی۔ آئی۔ ڈی نے مندرجہ ذیل نوٹ لکھا۔

"اس فائیل اور اس سے نچلی فائیل کے ساتھ جس میں احمدیوں کے بائیکاٹ اور ان کے برتن علیحدہ کرنے کے متعلق دو اشتہار منسلک ہیں مندرجہ ذیل فائیلیں شامل کی جاتی ہیں۔

(۱) سیالکوٹ کے بشیر احمد منظور احمد اور کرامت علی کی تقریروں کے فائیل۔ بشیر احمد نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ ڈاکٹر احسان علی نے مرزا محمود احمد کی ایک سالی کے ساتھ زنا بالجبر کیا تھا۔ اُسے صرف دس جوتے لگانے کی سزا ملی تھی۔ اور یہ کہ دولتانہ نے اگر احمدیوں کی مدد کی۔ تو اُسے بھی جوتے کھانے پڑیں گے۔ دوسرے مقرروں نے اعلانیہ مرزا غلام احمد کو گالیاں دیں۔

(۲) لائلپور کے افتخار الحسن کی تقریروں کی فائیل۔ اُنہوں نے ۱۷ اگست کو اپنی تقریروں میں کہا تھا۔ کہ انہیں ممتاز دولتانہ سر ظفر اللہ خان اور خواجہ ناظم الدین جیسے غداروں کو حکومت کے افسروں پر کوئی اعتبار نہیں۔ اپنی ۲۹ اگست کی تقریر میں انہوں نے کہا کہ خمس الحق خان لیاقت علی خان مرحوم اور صاحبزادہ افتخار الدین مرحوم کے قتل کی ذمہ داری نعمت خان پر ہے۔ ہوم سیکرٹری کی ہدایت پر ڈپٹی کمشنر لائل پور نے افتخار الحسن کو وارننگ دی تھی۔

(۳) ضلع کیمل پور کے مولوی عبد المنان کی تقریروں کی فائیل۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں کہا تھا۔ کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ اور خواجہ ناظم الدین کافر۔ مرتد۔ بیوقوف اور جاہل آدمی ہیں۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور کے ذریعہ انہیں بھی وارننگ دی گئی تھی۔

(۴) خان عبد الستار خان نیازی ایم۔ ایل۔ اے کی تقریر کی فائیل۔ انہوں نے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو جھنگ میں ایک تقریر کی تھی جس میں انہوں نے نہ صرف احمدیوں پر یہ الزام لگایا تھا کہ وہ اپنے عقائد میں مسلمانوں سے مختلف ہیں بلکہ یہ کہا تھا۔ کہ پولیس کانسٹیبل اور سرکاری ملازموں کا کم تنخواہوں کی وجہ سے گذارا مشکل ہو رہا ہے۔ اور مزید یہ کہ دولتانہ ڈاکو ہے۔ جو قوم کو لوٹ رہا ہے۔ حکومت نے انجام کار فیصلہ یہ کیا۔ کہ عبد الستار خان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

(۵) راولپنڈی میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کے زیر اہتمام ۱۴ سے ۱۶ اکتوبر ۱۹۵۲ء تک کے جلسہ کے روئیداد کی فائیل۔ اس جلسہ میں ماسٹر تاج الدین اور محمد علی جالندہری نے اشتعال انگیز تقریریں کی تھیں۔ اور محمد علی جالندہری نے کہا تھا۔ کہ مرزا غلام احمد اور ان کے پیرو کار زندیق ہیں۔ اور جو شخص نبوت کے جھوٹے دعوے دار کو قتل کرے گا اُسے ایک سو شہیدوں کے برابر روحانی درجہ ملے گا۔

احرار کا پروپیگنڈا

احراری لیڈروں کو چوہدری ظفر اللہ خان اور احمدی فرقہ کے بانی کے خلاف اعلانیہ عام جلسوں میں تقریریں کرنے سے باز رکھنا چاہیئے۔ یہ لوگ عام طور پر اپنی تقریروں میں مرزا غلام احمد کو دجال اور کاذب کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور چوہدری ظفر اللہ خان کو غدار اور پاکستان کا دشمن قرار دیتے ہیں۔

(۳) احرار مقررین لوگوں کو یہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرم کی یہ زبردست توہین ہے۔ کہ احمدیوں کی قسم کے لوگ مرزا غلام احمد کو نبی تصور کرتے ہیں۔ اس طریقہ سے عوام کے جذبات برانگیختہ ہوتے ہیں۔ اور وہ احمدیوں کے خلاف تشدد پر اُتر آتے ہیں۔

(۴) :۔ احرار مقررین اب احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر ان کے تجارتی اور سوشل بائیکاٹ پر زور دے رہے ہیں۔ اور دوکانداروں کو تلقین کر رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی دوکانوں پر یہ بورڈ لگا لیں کہ احمدیوں کے لئے علیحدہ برتن رکھے جاتے ہیں۔

(۵) احرار مسلمانوں کو یہ ترغیب بھی دے رہے ہیں۔ کہ وہ احمدیوں کو اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن کرنے کی اجازت نہ دیں

(۶) احراری مقررین عوام پر یہ ذہن نشین کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ کہ پاکستان کے وزیر اعظم اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ احمدیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے احمدیوں کو جدا اقلیتی فرقہ قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خان کو پاکستان کابینہ سے نکالنے کے مطالبات کو تسلیم نہیں کیا۔

(۷) احرار مقررین اپنی تقریروں میں یہاں تک زور دیتے رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کو پاکستانی فوج یا دوسری ملازمتوں میں کلیدی عہدے نہیں دینے چاہیئں۔ اس طریقہ سے وہ ملازمتوں میں احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں کے درمیان فرقہ پرستی پھیلانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔

(۸) احرار مقررین اعلانیہ پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں۔ کہ ربوہ کے مرزا محمود احمد اور ان کے مقلدین پاکستان کے وفادار نہیں اور وہ پاکستان کو دوبارہ ہندوستان سے ملانا چاہتے ہیں۔ کیونکہ قادیان جہاں اُن کے مذہب کے بانی مدفون ہیں ہندوستان میں واقع ہے۔ اور وہ واپس قادیان جانا چاہتے ہیں۔

(۹) احرار مقررین یہ پروپیگنڈا بھی کر رہے ہیں۔ کہ مرزا محمود احمد اور چوہدری ظفر اللہ خان کی مکاری کی وجہ سے ہی گورداسپور پاکستان کو نہ مل سکا۔ اور ہندوستان میں شامل کر دیا گیا۔

(۱۰) احراری مقررین یہ پروپیگنڈا بھی کرتے رہے ہیں۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان کی منافقت ہی کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی بھی مرکزی کابینہ میں چوہدری ظفر اللہ خان کی موجودگی کی وجہ سے ہے

(۱۱) احراری مقررین اپنی تقریروں میں یہ بھی کہتے رہے ہیں۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان برطانوی ایجنٹ ہیں۔ اور برطانوی حکومت نے فرقہ احمدیت کی اس لئے پشت پناہی کی تھی۔ کیونکہ اس کے بانی جہاد کے مخالف تھے۔

روزنامہ زمیندار اور روزنامہ آزاد جو احرار کا ترجمان تھا۔ روزانہ ایسے مضامین شائع کرتے رہے ہیں۔ جو احمدیوں کو ان کے مذہب کے بانی اور

چوہدری ظفر اللہ خاں کو بدنام اور مطعون کرتے ہیں ۱۲۔ احرار کے اس ایجی ٹیشن کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان اور احمدیوں کے درمیان تعلقات بہت کشیدہ ہوگئے ہیں اور عوام الناس یہ سوچنے لگے ہیں کہ اس ملک کے حکمرانوں کو عوام کے جذبات کا قطعی پاس نہیں۔ اور وہ احمدیوں کے مددگار ہیں۔ اس طریقہ سے مملکت کو نقصان پہنچا ہے۔ اور عوام کی نظروں میں احرار لیڈروں کی قدر و منزلت بڑھ گئی ہے۔ اس ایجی ٹیشن کا ایک اور نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ملاؤں کا پورا طبقہ اپنے روزمرہ کے وعظوں اور جمعہ کے خطبوں میں فتنہ و فساد کی آگ پھیلا رہا ہے اپنی تقریروں کو مذہبی موضوعات تک محدود رکھنے کی بجائے وہ اب بالخصوص جمعہ کے خطبوں میں بے دریغ سیاسی مسائل پر بول رہے ہیں۔

افسروں کی کانفرنس

۲۴ ردسمبر ۱۹۵۲ء کو وزیر اعلےٰ کے کمرہ میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں انسپکٹر جنرل پولیس خان قربان علی خاں، ہوم سکرٹری اور ڈی۔ آئی۔ جی۔ سی آئی۔ ڈی مسٹر انور علی نے شرکت کی۔ اس میں صرف اتنا فیصلہ کیا گیا کہ جس تقریر سے قانون کی خلاف ورزی ہوئی ہو۔ اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی کارروائی کرنا ضروری نہیں۔ اس حکم کے تحت سپرنٹنڈنٹ پولیس سیالکوٹ کو ایک مراسلہ بھیجا گیا کہ چونکہ منظور احمد کرامت علی اور بشیر احمد جن کے خلاف انہوں نے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ چلانے کی سفارش کی ہے۔ معمولی حیثیت کے آدمی ہیں۔ اس لئے اس موقع پر ان کے خلاف مقدمہ چلانا مفید نہیں ہوگا

آل مسلم پارٹیز کنونشن کے زیر اہتمام نو اور دس فروری ۱۹۵۳ء کو سیالکوٹ میں ایک کانفرنس منعقد ہونا تھی۔ گو اس کانفرنس کا اشتہار ایک شخص علامہ محمد یعقوب خاں کی جانب سے دیا گیا تھا۔ لیکن احرار اس سارے تماشہ کے پس پشت تھے۔ ۲۰ جنوری ۱۹۵۳ء کو ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ مسٹر غلام محمد نے کمشنر کو لکھا کہ اگرچہ ڈی۔ او نمبر $\frac{22 \ 29 \ 0.52}{S.D.S.B}$ مورخہ ۵ رجون ۱۹۵۲ء کی سرکاری ہدایات میں یہ درج کیا جا چکا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا جانا چاہیئے۔ لیکن بعد میں ہفتہ ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کو چیف سیکرٹری کی زیر صدارت ان کے دفتر میں افسروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور میں جو کنونشن طلب کی گئی ہے۔ اس میں کوئی مداخلت نہ کی جائے۔ اور انہوں نے اس فیصلہ سے یہ مطلب نکالا ہے کہ اضلاع کے حکام کو بھی اس قسم کے جلسوں میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی کانفرنسیں لاہور اور گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی تھیں۔ اور ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور دریافت کیا آیا ضلع سیالکوٹ میں بھی اس پالیسی پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس مراسلہ کی نقل نیم سرکاری طور پر چیف سیکرٹری حکومت پنجاب کو بھیجی گئی۔ اور ۹ رنومبر ۱۹۵۲ء کو ہوم سیکرٹری کو پیش کی گئی۔ کمشنر نے ڈپٹی کمشنر کا مراسلہ ۹ رنومبر ۱۹۵۲ء کو چیف سکرٹری کو ارسال کیا اور یہ رائے ظاہر کی۔ کہ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے جس کارروائی کی تجویز پیش کی ہے۔ وہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ ہوم سکرٹری نے نوٹ دیا کہ حکومت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مجوزہ اقدام کے خلاف کوئی احکام صادر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مراسلے کے آخری فقرے کے پیش نظر کسی قسم کی کارروائی کی ضرورت نہیں۔

علماء کی سرگرمیاں اور وزیراعظم اور وزیر اعلےٰ سے ملاقاتیں

سب سے پہلا شخص جس نے قادیانی تحریک کی اہمیت کی طرف وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین کی توجہ منعطف کرائی وہ قاضی احسان احمد شجاع آبادی تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قادیانیت کی مخالفت کو اپنی زندگی کا مقصد وحید بنایا ہوا ہے۔ یہ جہاں بھی جاتے ہیں اپنے ہمراہ لکڑی کا ایک صندوق رکھتے ہیں۔ جو احمدیت اور احمدیت کے خلاف تصنیفات سے بھرا رہتا ہے۔ پاکستان پر یا کسی اور جگہ کوئی بھی مصیبت۔ تباہی یا حادثہ نازل ہوا۔ شجاع آبادی صاحب اس کے لئے احمدیوں کو ہی ذمہ دار ٹھہراتے ہیں۔ دوسرے اہم سیاسی واقعات کا تذکرہ چھوڑیئے۔ قائد ملت مرحوم کا قتل اور ہوائی حادثے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ مارچ ۱۹۵۰ء میں شجاع آبادی صاحب نے کراچی کے ایک اور مولوی احتشام الحق تھانوی کو اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ خواجہ ناظم الدین سے ملیں اور انہیں بتائیں کہ ملک میں احمدیوں کے خلاف کس قدر رقابت اور بے چینی پھیلی ہوئی ہے یہ دونوں ۱۲ مارچ ۱۹۵۰ء کو خواجہ ناظم الدین سے ملے۔ شجاع آبادی صاحب کے ساتھ ان کا لکڑی کا صندوق بھی تھا۔ انہوں نے اپنے صندوق سے کچھ قادیانی لٹریچر نکال کر خواجہ ناظم الدین کو دکھایا۔ جسے دیکھ وہ خوف زدہ ہوگئے

علماء کے مطالبات

یہ پہلے کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ احمدیوں کے خلاف مطالبات علماء نے جون ۱۹۵۲ء میں کراچی میں اور ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور میں تیار کئے تھے۔ اس وقت مطالبات منوانے کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرنے کی غرض سے ایک مجلس عمل تشکیل کی گئی تھی۔ مجلس عمل نے ایک طریقہ یہ تجویز کیا تھا کہ وزیراعظم خواجہ ناظم الدین سے ملکر انہیں مطالبات کی درستی کا یقین دلایا جا سکے۔ پہلی ملاقات وزیراعظم اور مولانا اختر علی خاں کے درمیان جولائی ۱۹۵۲ء میں ہوئی تھی۔ جب کہ مؤخر الذکر ایک پریس کانفرنس کے سلسلہ میں کراچی گئے ہوئے تھے۔ مولانا نے وزیراعظم سے مطالبات کا ذکر کیا اور ان کے تاثرات معلوم کئے۔ مولانا نے ایک میمورنڈم تیار کیا ہے یہ ایگزبٹ ڈی۔ ای ۱۷ ہے۔ اور ان کا دعوےٰ ہے کہ یہ بعینہٖ وزیراعظم کے ہی الفاظ ہیں۔

"مجھے ملک کے جذبات اور احساسات کا پورا علم ہے۔ میں جانتا ہوں کہ مسلمان کیا چاہتے ہیں۔ لیکن میں انہیں کہوں گا کہ حکومت ان کے جذبات کا پورا پورا احترام کرتی ہے۔ لیکن ان کے مطالبات کے پورا کرنے کے راستے میں کچھ آئینی دشواریاں ہیں۔ ان دشواریوں کو دور کرنے میں کچھ وقت لگے گا۔ اسلئے مسلمانوں کو توقف اور اطمینان سے کام لینا چاہیئے۔ امن اور قانون کو برقرار رکھنے میں حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے ہم جو بھی فیصلہ کریں گے۔ وہ مسلمانوں کو قابل قبول ہوگا۔ آپ نے کہا کہ یہ فیصلہ علمائے کرام کی عین مرضی کے مطابق ہوگا۔ میری حکومت ۱۴ر اگست کو بنیادی حکمت عملی کا اعلان کرے گی مجھے امید ہے کہ یہ وضاحت ملک کی رائے عامہ کو مطمئن کر دیگی"۔

(باقی)

راجستھان میں ہندی استعمال

جے پور ۱۱ر جون۔ حکومت راجستھان نے ہدایت کی ہے۔ کہ بعض سرکاری محکموں میں فوراً ہندی کا دیوناگری رسم الخط میں شروع کر دیا جائے۔ اور انگریزی سے صرف اسی صورت میں کام لیا جائے جب اس کا استعمال ناگزیر ہو۔ چیف پنچایت آفس تک پنچایتوں میں ہندی استعمال کی جائے ڈائریکٹر آف لوکل باڈیز کے دفتر میں بھی ہندی استعمال کی جائے۔ اسکولوں کے انسپکٹر کے دفتر میں بھی ہندی سے کام لیا جائے۔ اور امداد باہمی کے محکمے میں رجسٹرار کے دفتر اسٹیٹ اسمبلی کے بعض دفاتر میں بھی ہندی سے کام لیا جائے۔

مسٹر رفیع احمد قدوائی کانگرس کی ایگزیکٹو کونسل میں نامزد کر دیئے گئے

نینی تال ۱۱ر جون۔ مسٹر رفیع احمد قدوائی جو کئی سال تک یو، پی کانگرس سے الگ رہے ہیں اب پھر یو پی کانگرس کونسل میں جا رہے ہیں۔ مسٹر قدوائی کو مسٹر ہری ناتھ سے خالی ہونے والی نشست پر نامزد کیا گیا ہے۔ مسٹر ہری ناتھ یو۔ پی کانگرس کے نائب صدر بھی تھے مسٹر رفیع احمد قدوائی یو، پی کانگرس کے سابق صدر ہیں۔ اور اگر دو مخالف گروپوں میں مصالحت کا موجودہ رجحان جاری رہا تو یقین ہے کہ انہیں نائب صدر بنایا جائیگا

گولڈ کوسٹ میں دوسرا جنرل الیکشن :۔ (بقیہ صفحہ ۵)

اور سب مختلف پارٹیاں اس دوڑ میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی ہیں۔

اس وقت ملک میں متعدد پارٹیاں نمودار ہوئی ہیں جن میں زیادہ معروف یہ ہیں۔

C.P.P (کنونشن پیپلز پارٹی)، G.C.P (غانا کانگریس پارٹی)، M.A.P (مسلم ایسوسی ایشن پارٹی)، N.P.P (ناردرن پیپلز پارٹی) T.C.P (ٹوگولینڈ کانگرس پارٹی)، ان کے علاوہ متعدد اصحاب آزاد امیدوار کی حیثیت سے انتخاب بھی لڑ رہے ہیں۔

سابقہ اسمبلی میں کل ۸۰ ممبر تھے۔ اس دفعہ ممبران کی تعداد بڑھا کر ۱۰۴ ہو گئی ہے۔ C.P.P نے سب جگہوں سے اپنے نمائندے کھڑے کئے ہیں۔ اس طرح دوسری پارٹیوں نے بھی اپنی طاقت کے مطابق اپنے نمائندے کھڑے کئے ہیں۔ اس وقت تک C.P.P کے دو ممبر بلا مقابلہ منتخب ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ان کے مقابلہ پر کسی نے درخواست نہیں دی۔ یا پھر اپنا نام واپس لے لیا ہے۔ اس دفعہ الیکشن میں سخت مقابلہ ہونے کی امید ہے کیونکہ بالعموم ہر ایک جگہ سے چار چار چھ چھ ممبر انتخاب لڑ رہے ہیں۔ پیش از وقت وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ C.P.P والے اکثریت حاصل کر سکینگے۔ دوسری سب پارٹیاں اگر متحد رہیں۔ تو ایک مضبوط حزب مخالف بن سکیں گی اسمبلی کا ممبر بننے کے لئے بعض قدرتی بہاؤ ہیں جن میں سے سب سے بڑی قابل کشش بات یہ ہے۔

کہ اسمبلی کے ہر ایک ممبر کو -/۹۶۰ پونڈ سالانہ تنخواہ ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر کس و ناکس اس کوشش میں ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے وہ ہر جائز و ناجائز ذرائع کو استعمال میں لاتے۔ اور کامیابی کے لئے کوشش کرے تاکہ ان تین سال کے عرصہ میں گورنمنٹ کے خزانہ سے تقریباً تین ہزار پونڈ حاصل کر سکے۔

گولڈ کوسٹ میں مسلمان تو دس لاکھ سے کم نہ ہونگے لیکن سوائے شمالی علاقہ جات کے (جہاں مسلمان نمایاں اکثریت میں ہیں) وہ ملک کے مختلف حصوں میں اس طرح پھیلے ہوئے ہیں کہ انہیں کوئی نمایاں حیثیت حاصل نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ تو مسلمانوں نے خود قومی ترقی کی طرف کوئی قدم اٹھایا ہے۔ اور نہ ہی برٹش گورنمنٹ نے مسلمانوں کی بہبودی کیلئے کوئی کام کیا ہے۔ شمالی علاقہ جات جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔ ملک کی تعمیری سکیموں سے محروم ہیں۔ اسلئے سارے ملک میں مسلمان انگریزی تعلیم اور سرکاری ملازمتوں میں بہت پیچھے ہیں۔

لیکن اب حالات تیزی سے بدل رہے ہیں مسلمانوں میں سیاسی بیداری و تعلیمی ترقی کا خیال پیدا ہو رہا ہے اب تک تو وہ برٹش گورنمنٹ اور برسر اقتدار پارٹی پر امیدیں لگائے بیٹھے تھے۔ لیکن وہ اب ان سے مایوس ہو کر خود قدم اٹھانا چاہتے ہیں۔ حال ہی میں مسلم ایسوسی ایشن پارٹی کو اکرا۔ کماسی۔ سیکنڈی شہروں میں میونسپل انتخابات میں کچھ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اس وجہ سے ہمت کرتے ہوئے اب اس پارٹی نے اس الیکشن میں ۲۶ نمائندے کھڑے کئے ہیں۔ سیاست کے میدان میں مسلم پارٹی نے دوسری سیاسی پارٹیوں سے اتحاد کر کے نہایت مستحسن قدم اٹھایا ہے

مکانوں کی مرمت کے مطالبات پر حکومت پنجاب از سر نو غور کریگی

لاہور ۱۱ جون :۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مکانوں۔ دکانوں وغیرہ کی مرمت کے سلسلہ میں ان الاٹیوں کے پرانے مطالبات پر از سر نو غور کیا جائے۔ جنہوں نے اپنی گرہ سے ان عمارتوں کی مرمت کی تھی۔ مگر اس بارے میں وہ اپنے مطالبات ۵ ؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء سے قبل حکام بحالیات کے پاس ارسال نہ کر سکتے تھے۔ بحالیات کے ڈپٹی کمشنروں کو ضلعی مرمت کمیٹیوں کے غور کے لئے ان دیرینہ مطالبات کے قبول کرنے کے اختیارات دیئے گئے ہیں مطالبات وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۵۴ء مقرر ہوئی ہے کہ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مطالبات پر غور نہیں کیا جائے گا۔ متعلقہ الاٹیوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ دو چیزوں، رسیدوں اور دیگر دستاویزی ثبوت کے ساتھ اپنے مطالبات اگر کوئی ہوں۔ مذکورہ تاریخ سے قبل متعلقہ ڈپٹی کمشنران بحالیات کے پاس ارسال کر دیں۔

پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ رکھنے کی ٹریننگ

لاہور ۱۱ جون :۔ محکمہ زراعت پنجاب کے پھلوں کے شعبے کے عملے نے جون سے اکتوبر ۱۹۵۴ء تک دو سے پانچ دن تک کے مختصر کورسوں کا اہتمام کیا ہے۔ جن میں مثالیں دے کر یہ سمجھایا جائے گا۔ کہ پھلوں اور سبزیوں کو کس طرح محفوظ کیا جا سکتا ہے۔

ان کورسوں میں لیکچر اور سکواش جیلی مربے چٹنیاں وغیرہ تیار کرنے سے متعلق عملی تجربات شامل ہوں گے۔

تمام خط و کتابت انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو مخاطب کیا کریں۔

جنگ بندی کمیشن میں کمیونسٹ ممالک کی شرکت ناگزیر ہے

وزیر اعظم چین مسٹر چو ان لائی کا اعلان

جنیوا ۱۱ جون :۔ وزیر اعظم چین مسٹر چو ان لائی نے ۹ اقوام کی کانفرنس کے چھٹے کھلے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر کمیونسٹ ممالک کو خارج کرنے کی کوشش کی گئی تو جنگ بندی کمیشن کے متعلق سمجھوتہ ناممکن ہو جائے گا۔

ایک برطانوی افسر نے کانفرنس کی کارروائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ دو روز میں کانفرنس نے کوئی پیش رفت نہیں کی۔ اور مسٹر چو ان لائی کی تقریر نے اور مشکلات حائل کر دی ہیں۔ ایک امریکن افسر نے کہا کہ کمیونسٹوں کی سختی سے کانفرنس پوری طرح سے تعطل کا شکار ہو گئی ہے۔ آج کانفرنس کا ساتواں اجلاس ہوگا۔ کل کے اجلاس کی صدارت مسٹر مولوٹوف نے کی تھی۔

ایک برطانوی کشتی گم ہو گئی۔ نو اشخاص ہلاک

ہانگ کانگ ۱۱ جون :۔ برطانوی کشتی جو ہانگ کانگ سے ساحل چین کے قریب گشت کے لئے گئی تھی واپس نہیں آئی۔ اور تلاش سے اس کا سراغ بھی نہیں ملا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نو اشخاص جو اس پر سوار تھے۔ سمندر میں ڈوب گئے۔

ایک ہزار مزدور بیکار ہو گئے

آگرہ ۱۱ جون :۔ ایک کارخانہ پارچہ بافی کے ایک ہزار مزدور بے کار ہو گئے ہیں۔ کارخانہ کے منتظمین نے مزدوروں کو نوٹس دیا تھا۔ کہ چونکہ عدالت نے بینے ہوئے سوت کی بکری پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس لئے کارخانہ چالو نہیں رہ سکے گا۔ عدالت سے اس نوٹس کی توضیح طلب کی گئی تھی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ نوٹس صرف اس مال کے متعلق ہے۔ جو عدالت کے مامور رسیور (محصل) کی تحویل میں ہے۔ اس سے کارخانہ کو بند کرنا مقصود نہیں۔ عدالتی نوٹس کی مذکورہ بالا توضیح کے بعد مزدوروں کے وفد نے کارخانہ کے منتظمین سے ملاقات کی۔ لیکن اب تک کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔

امریکن بحریہ کا ایک طیارہ گم ہو گیا

ٹوکیو ۱۱ جون :۔ امریکی بحریہ کا ایک طیارہ جو گذشتہ بدھ کے روز جاپان میں مقام اواکونی سے ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہوا تھا گم ہو گیا طیارہ پر سترہ اشخاص جن میں پندرہ فوجی افسر شامل ہیں سوار تھے خراب موسم کے باعث گم شدہ طیارہ کی تلاش نہیں کی جا سکی۔

متحدہ محاذ کے دفتر پر پہرہ

حکومت مشرقی بنگال کا توضیحی بیان

ڈھاکہ ۱۱ جون :۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے۔

حکومت کو کلکتہ کے ۹ جون کے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر پر متوجہ کیا گیا ہے۔ کہ سارے گھاٹ میں متحدہ محاذ کے دفتر پر اب بھی پولیس کا پہرہ ہے۔ اور یہ کہ اسمبلی ہاؤس پر مسلح فوجوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔

حقائق حسب ذیل ہیں :۔

(۱) متحدہ محاذ کے دفتر پر ۶ جون کو اس خیال سے پولیس تعینات کی گئی تھی کہ دفعہ ۱۴۴ اور ان احکام کی خلاف ورزی نہ ہو جو اس دن جلسہ وغیرہ کرنے کی پابندی کے سلسلہ میں جاری کئے گئے تھے۔ (۲) چونکہ اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو رہا تھا۔ اس لئے اسمبلی ...... ہاؤس کو جو خالی تھا۔ سیاسی لیڈروں کے مشورہ سے گشتی دستہ کے استعمال کے لئے دیدیا گیا ہے۔ یہ قطعی طور پر عارضی اقدام ہے۔ کل ۸۴ مزید اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ اور اس طرح گورنری راج کے بعد سے اب تک گرفتار ہونے والوں کی تعداد ۴۳۰ تک پہنچ گئی ہے

فرانس نے یورپین ڈیفنس کمیونٹی کی تصدیق سے انکار کر دیا

پیرس ۱۱ جون :۔ یورپین فوج کے متعلق مئی ۱۹۵۲ء میں ایک معاہدہ ہوا تھا۔ برطانیہ اور دوسرے ممالک اس کی تصدیق کر چکے ہیں۔ مگر فرانس نے تصدیق نہیں کی۔ فرانسیسی پارلیمنٹ نے امور خارجہ کے متعلق ایک کمیشن قائم کیا تھا۔ اس کے ممبروں نے ۱۸ کے مقابلہ میں ۲۴ ووٹوں سے معاہدہ کی تصدیق کی تجویز رد کر دی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲